سوانح

زیب النسا بیگم

از

شمس العلما مولانا شبلی نعمانی مرحوم

سنہ ۱۹۳۴ ع

انجمن اردو پریس اورنگ آباد دکن

طبع اول ۵۰۰ جلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بمبئی کے سفر میں ایک عزیز دوست نے جو انگریزی تصنیفات پر زیادہ اعتماد رکھتے ھیں انڈین میگزین اینڈ ریویو ' کا ایک آرٹیکل دکھلایا جو زیب النسا کی سوانح عمری کے متعلق تھا - مجھکو افسوس ھوا کہ ایک ایسے معزز پرچہ کا ' سرمایۂ معلومات تمام تر بازاری قصے تھے جس میں سے ایک شرم ناک قصہ عاقل خان رازی کا بھی ھے - اِس سے زیادہ افسوس کی بات یہ ھے کہ خود مسلمانوں میں بازاری اھل قلم نے زیب النسا کے جو حالات تجارتی غرض سے قلم بند کئے وہ بالکل بے سر و پا ھیں - اس بنا پر خیال ھوا کہ زیب النسا کے متعلق صحیح معلومات یک جا کردیے جائیں جس سے یہ فائدہ ھوگا کہ غلط معلومات کی صلاح ھو جائے گی -

زیب النسا کی ولادت

زیب النسا اورنگ زیب کی سب سے پہلی اولاد تھی ' اس کی ماں جس کا نام دلرس بانو بیگم تھا شاہ نواز خاں صفوی کی بیٹی تھی - شاہ نواز کا اصلی نام بدیع الزمان ھے جہانگیر کے زمانے میں معزز عہدوں پر ممتاز ھوکر شاہ نواز خاں کے خطاب سے ملقب ھوا - شاہ جہاں کے زمانے میں بھی کارھائے نمایاں کیے - چونکہ لیاقت ذاتی

کے ساتھہ عالی خاندان بھی تھا شاہ جہاں نے سنہ ۱۰۳۷ ع میں کہ اس کی سلطنت کا دسواں سال تھا اورنگ زیب کی شادی اس کی بیٹی سے کر دی - چار لاکھہ مہر باندھا گیا ، طالب کلیم نے مادۂ تاریخ کہا - ع

دو گوہر بہ یک عقد دوراں کشیدہ *

زیب النسا شادی کے دوسرے سال شوال سنہ ۱۰۴۸ ھجری میں پیدا ہوئی عالمگیری امرا میں عنایت اللہ خاں نہایت معزز عہدہ دار تھا اس کی ماں حافظہ مریم قابل اور تعلیم یافتہ تھی زیب النسا جب پڑھنے کے قابل ہوئی تو اورنگ زیب نے اس کی تعلیم کے لئے حافظہ مریم کو مقرر کیا جس نے حسب دستور سب سے پہلے قرآن مجید کی تعلیم دی † زیب النسا نے قرآن مجید حفظ یاد کیا - جس کے صلے میں اورنگ زیب نے تیس ہزار اشرفی انعام میں دی ‡ -

تمام تاریخیں اور تذکرے متفق اللفظ ھیں کہ زیب النسا نے عربی اور فارسی کی تعلیم نہایت اعلی درجے کی حاصل کی تھی - اور بڑے بڑے علما و فضلا اس کی خدمت میں رہتے تھے - لیکن اس کے اساتذہ میں سے زیادہ مقرب اور باریاب ملا سعید اشرف ماژندرانی تھے ¶ - ملا سعید تقی مجلسی کے نواسے تھے - عالمگیر کے آغاز جلوس میں ایران سے آئے اور عالمگیر نے ان کو زیب النسا کی تعلیم کے لئے مقرر کیا اس وقت زیب النسا کی عمر تقریباً اکیس برس کی تھی اس سے قیاس ہو سکتا ھے کہ تیموریوں میں مستورات کی تعلیم کا سلسلہ کس قدر ممتد ہوتا تھا - زیب النسا نظم و نثر میں ملا سعید ھی سے اصلاح لیتی تھی —

---

* مآثر الامرا جلد دوم صفحہ ۶۷۰ و ۱۷۶ † ماثر الامرا جلد دوم صفحہ ۸۲۸ ‡ ماثر عالمگیری صفحہ ۵۳۸ ¶ سرد آزاد تذکرہ ملا اشرف ۹۱

ملا اشرف شاعر بھی تھے اور شاعری ھی کے وصف سے مشہور ھیں قریباً ۱۳ - ۱۴ برس وہ تعلیم کے تعلق سے زیب النسا کی خدمت میں رھے - سنہ ۱۰۸۳ ھجری میں وطن جانا چاھا - زیب النسا کی خدمت میں ایک قصیدہ لکھہ کر پیش کیا جس میں رخصت کی درخواست کو اس طرح دا کیا تھا -

یک بار از وطن نتوان بر گرفت دل
در غربتم اگر چہ فزون است اعتبار
پیش و قرب و بعد تفاوت نہ می کند
گو خدمت حضور نہ با شد مرا شعار
نسبت چوبا طنیست چہ دھلی چہ اصفہاں
دل پیش تست من چہ بہ کابل چہ قندھار

زیب النسا نے جس قسم کی تعلیم پائی تھی اور خود اس کا مذاق طبیعت جس قسم کا واقع ھوا تھا اس کے لحاظ سے وہ پالیٹکس سے بالکل نا آشنا تھی تا ھم عالمگیر کے پر پیچ عہد حکومت میں وہ بھی اس بد نامی سے نہ بچ سکی سنہ ۱۰۹۱ ھ میں راجپوتوں نے جب عام بغاوت کی اور عالمگیر نے اُن کے دبانے کے لئے شہزادہ اکبر کو فوج گران دیکر جودھ پور کی طرف روانہ کیا تو راج پوتوں کے بھکانے سے شہزادہ خود باغی ھوگیا اور عالمگیر کے مقابلے کو بڑھا - زیب النسا اور شہزادہ اکبر حقیقی بھائی بھن تھے دونوں میں خط و کتابت بھی تھی - یہ خطوط پکڑے گئے اور عالمگیر نے اس کے انتقام میں زیب النسا کی تنخواہ جو چار لاکھہ سالانہ تھی بند کر دی اس کے ساتھہ تمام مال و متاع ضبط کر لیا گیا اور قلعۂ سلیم گڑہ میں رھنے کا حکم ھوا - لیکن معلوم ھوتا ھے کہ بہت جلد اس کی بے گناھی ثابت ھوئی اور عفو قصور کر دیا گیا - کیونکہ

سنہ ۱۰۹۴ ھ میں جب حمیدہ بانو بیگم (والدۂ روح اللہ خاں) نے انتقال کیا تو رسم تعزیت ادا کرنے کے لئے عالمگیر نے زیب النسا کو روح اللہ خاں کے گھر بھیجا اسی سنہ میں جب شہزادہ کام بخش (عالمگیر کا سب سے چھوٹا بیٹا) کی شادی ہوئی تو تقریب کی رسمیں زیب النسا ھی کے محل میں ہوئیں اور عالمگیر کے حکم سے تمام ارکان دربار زیب النسا کی ڈیوڑھی تک پا پیادہ گئے - زیب النسا نے شادی نہیں کی - عام طور پر مشہور ھے کہ سلاطین تیموریہ لڑکیوں کی شادی نہیں کرتے تھے - اس غلط روایت کو یورپین مصنفوں نے بہت شہرت دی ھے اور اس سے اُن کو شاھی بیگمات کی بدنامی پھیلانے میں بہت مدد ملی ھے - لیکن یہ قصہ ھی سرے سے بے بنیاد ھے - خود عالمگیر کی دو بیٹیاں زبدۃ النسا بیگم اور مہر النسا بیگم سپہر شکوہ اور ایزد بخش (پسر شہزادہ مراد) سے بیاھی تھیں - چنانچہ مآثر عالمگیری میں دونوں شادیوں کی تاریخیں اور مختصر حالات لکھے ھیں اور خاتمۂ کتاب میں بھی اس کا ذکر کیا ھے -

عالمگیر زیب النسا کی بہت عزت کیا کرتا تھا - جب وہ کبھی باھر سے آتی تھی تو اُس کے استقبال کے لئے شہزادوں کو بھیجتا تھا - سفر و حضر میں اس کو ساتھہ رکھتا تھا - کشمیر کے دشوار سفر میں بھی وہ ساتھہ تھی - لیکن جب عالمگیر دکن گیا تو اُس نے غالباً اپنی علمی زندگی کی وجہ سے پایہ تخت کو چھوڑنا مناسب نہ سمجھا اس کی چھوٹی بہن زینت النسا عالمگیر کے ساتھہ گئی چنانچہ اس کا نام بار بار واقعات میں آتا ھے - زیب النسا نے دلی میں قیام کیا اور وھاں پیوند زمین ہوگئی زیب النسا نے سنہ ۱۱۱۳ ھجری میں جو عالمگیر کی

حکومت کا اڑتالیسواں سال تھا دلی میں انتقال کیا ' ادخلی جنتی " مادۂ تاریخ ھے -

عالمگیر اس زمانے میں دکن کے فتوحات میں مصروف تھا یہ خبر سنکر سخت غمزدہ ہوا بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکلے اور باوجود انتہا درجہ کے استقلال مزاج کے صبر کی تاب نہ لا سکا - سید امجد خان - شیخ عطاء اللہ اور حافظ خاں کے نام حکم صادر ہوا کہ اُس کے ایصال ثواب کے لئے زکوۃ و خیرات دیں اور مرحومہ کا مقبرہ تیار کرائیں * —

خافی خان نسخۂ مطبوعۂ کلکتہ میں زیب النسا کا نام اور اس کے واقعات سنہ ۱۱۲۲ ھ تک آتے ھیں - لیکن یہ صریح غلطی ھے - کاتبوں نے غلطی سے زینت النسا کو زیب النسا سے بدل دیا ھے -

" کمالات علمی اور عام اخلاق و عادات '

تمام مورخین نے بہ تصریح لکھا ھے کہ زیب النسا علوم عربیہ اور فارسی زبان دانی میں کمال رکھتی تھی - نستعلیق ' نسخ اور شکستہ خط نہایت عمدہ لکھتی تھی لیکن اس کی تصنیفات سے آج کوئی چیز موجود نہیں - عام طور پر مشہور ھے کہ وہ مخفی تخلص کرتی تھی اور دیوان مخفی جو چھپکر شایع ھوچکا ھے اُسی کا ھے - لیکن یہ صحیح نہیں - کسی تاریخ یا تذکرے میں اس کے تخلص یا دیوان کا ذکر نہیں - مولوی غلام علی آزاد ید بیضا میں لکھتے ھیں -

" ایں دو بیت از نام او مسموع شدہ "

پھر دو شعر نقل کئے ھیں - اس کا دیوان ھوتا تو صرف دو شعر کا ذکر کیوں کرتے - مخزن الغرائب ایک تذکرہ

---

* مآثر عالمگیری صفحہ ۴۶۲

ھے جو احمد علی سندیلوی کی تصنیف ھے - مصنف نے نہایت کثرت سے فارسی تذکرے بہم پہونچائے ھیں - اور ان سے حالات اور اشعار انتخاب کئے ھیں - زیب النسا کے حال میں لکھتے ھیں :-

" امادیوان اشعارش جائے بہ نظر نیامدہ مگر تذکرہ انتخابش بہ نظر آمدہ - لیکن اعتبار را نشاید ، سبب آن کہ اکثر شعر اساتذہ صاحب آن تذکرہ بنام بیگم نوشتہ بود ' -

اس سے انکار نہیں ھوسکتا کہ وہ شاعر تھی - لیکن معلوم ھوتا ھے کہ اس کا کلام ضایع ھوگیا - اسی تذکرے میں ملا سعید اشرف کے حال میں لکھا ھے کہ زیب النسا کی بیاض خاص ایک خواص کے ھاتھہ سے جس کا نام ارادت فہم تھا حوض مین گر پڑی - چنانچہ ملا سعید اشرف نے اس پر ایک قطعہ لکھا جو آگے آئے گا - غالباً یہ اشعار کی بیاض ھوگی - تذکروں میں یہ دو شعر زیب النسا کے نام سے منقول ھیں -

بشکند دستے کہ خم در گردن یارے نشد
کور بہ چشمے کہ لذت گیر دیدارے نشد
صد بہار آخر شد و ھر گل بہ فرقے جا گرفت
غنچۂ باغ دل ما زیب دستارے نشد

زیب النسا کی تصنیفات و تالیفات سے زیب المنشآت کا ذکر البتہ تذکروں میں آیا ھے تذکرۃ الغرائب کے مصنف نے لکھا ھے کہ میں نے اس کو دیکھا ھے یہ زیب النسا کے خطوط اور رقعات کا مجموعہ ھے -

علم پروری

زیب النسا نے خود کوئی تصنیف کی ھو یا نہ کی ھو لیکن اُس نے اپنی نگرانی میں اھل فن سے بہت سی

عمدہ کتابیں تصنیف کرائیں - مولوی غلام علی آزاد ید بیضا میں لکھتے ھیں -

" ھمت بہ ترتیہ حال ارباب فضل و کمال مصروف می داشتہ و جماعت کثیر از علما و شعرا و ماشیان و خوشنویسان بہ سایۂ قدردانی او آسردہ بردند و کتب و رسائل بسیار بنام او سمت تالیف پذیرفتہ "

زیب النسا کا دربار حقیقت میں ایک اکاڈیمی (بیت العلوم) تھی ہر فن کے علما اور فضلا نوکر تھے جو ھمیشہ تصنیف اور تالیف میں مصروف رھتے تھے - یہ کتابیں عموماً اِس کے نام سے موسوم ھوتی تھیں - یعنے ان کتابوں کا پہلا جز زیب کا لفظ ھوتا تھا - اس سے اکثر تذکرہ نویسوں کو دھوکا ھوا ھے اور اُنھوں نے وہ کتابیں زیب النسا کی تصنیفات میں شمار کیں -

زیب النسا نے جو کتابیں تصنیف کرائیں اُن میں زیادہ قابل ذکر تفسیر کبیر کا ترجمہ ھے - یہ مسلم ھے کہ تفسیروں میں امام رازی کی تفسیر سے زیادہ جامع کوئی تفسیر نہیں - اِس لئے زیب النسا نے ملا صفی الدین آرد بیلی کو جو کشمیر میں مقیم تھے حکم دیا کہ اس کا فارسی میں ترجمہ کریں چنانچہ اس کا نام زیب التفاسیر رکھا گیا - بعض تذکرہ نویسوں نے غلط لکھ دیا ھے کہ وہ زیب النسا کی مستقل تصنیف ھے -

زیب النسا نے تصنیف و تالیف کا جو محکمہ قائم کیا تھا اس کے ساتھ ایک عظیم الشان کتب خانے کا ھونا بھی ضرور تھا جس سے مصنفین فائدہ اٹھا سکیں - چنانچہ بیگم موصوف نے ایک نہایت عظیم الشان کتب خانہ قائم کیا - مصنف مآثر عالمگیری کا بیان ھے کہ اس کتب

خانے کی نظیر کسی کی نظر سے نہ گذری ہوگی مصنف مذکور کے اصلی الفاظ یہ ہیں -

" در سرکار علیہ کتاب خانہ گرد آمدہ بود کہ بہ نظر هیچ یکے در نیامدہ باشد ' (صفحہ ۵۳۹ *) زیب النسا کے حسن مذاق سے بڑا نفع یہ ہوا کہ عالمگیر کی خشک مزاجی نے جو نقصان پہنچایا تھا اس کی تلافی ہوگئی - یاد ہوگا کہ دربار میں ملک الشعرائی کا خاص عہدہ ابتدائے سلطنت سے چلا آتا تھا جس پر فیضی طالب آملی قدسی اور کلیم مامور رہ چکے تھے - عالمگیر نے اس عہدے کو موقوف کردیا اور دفعۃ شعرا گویا بے خانماں ہوگئے - لیکن زیب النسا کی قدر دانی نے پھر وہ دربار قائم کردیا -

مختلف تقریبوں پر شعرا قصیدے اور نظمیں لکھہ کر پیش کرتے تھے اور گراں بہا انعام پاتے تھے - زیب النسا کی شعر دوستی کا یہ اثر ہوا کہ اهل سخن معمولی عرض و معروض بھی شعر ہی میں کرنے لگے - اس قسم کے چند واقعات کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا -

ہم اوپر لکھہ آئے ہیں کہ ارادت فہم نامی ایک خواص کے ہاتھہ سے زیب النسا کی بیاض خاص حوض میں گر پڑی تھی اس جرم کی معافی کے لئے ملا سعید اشرف نے یہ قطعہ لکھہ کر پیش کیا -

اے ادا فہمی کہ پیشت فاضلان عصر را
شستن مجموعہ اندیشہ بہ آب افتادہ است
در خم افلاطون زیاد داشت سر خوش بود
ہمچو مخمورے کہ در فکر شراب افتادہ است

---

* ماثر عالمگیری صفحہ ۵۳۹

گاه گاهی گر ز بی آدابی باد صبا
از گل روی عرقناکت نقاب افتاده است
آب حسرت در دهان اختران گردیده است
آتش غیرت به جان آفتاب افتاده است
ذهن صافت تا علم گردیده در دانشوری
طبع افلاطون ز بس در اضطراب اُفتاده است
دفتر فرهنگ در چنگش مجزا گشته است
از کف مجموعه و آتش در آب اُفتاده است
عرض حالی هست در خاطر که در اظهار آن
بند بندم موج شان در اضطراب اُفتاده است
آن بیاض خاصهٔ شاهی که در اطراف آن
جائے افشان نقطهائی انتخاب افتاده است
آن مرصع خوان گهر ریزی که باشد جلوه گر
در الفاظش بسے با آب و تاب اُفتاده است
درش از دست ارادت فهم خاکم در دهن
چون بیاض سینهٔ ماهی در آب افتاده است
نه همین از یاد معدن رفت لعل آبدار
گوهر غلطان هم از چشم سحاب افتاده است
بحر شعر آبدارش تازه طوفان کرده است
کشتیش در چار موج اضطراب افتاده است
گوئیا از سر بدر رفت است آب جدولش
کاین چنین گلزار اشعارش خراب افتاده است
آه ازین غم در دل پیر و جوان پیچیده است
لرزه زین هیبت به جان شیخ و شاب افتاده است
بسکه می بندند هر یک بر گلوئے دیگرے
گر بیاض گردنش خوانند تاب افتاده است

من چه گویم کان چو مژگان خودش برگشت بخت
در تپ ایں غم چنان از خورد خواب افتادہ است
زان زماں باز از پریشان حالی و آشفتگی
همچو زلف خویشتن در پیچ و تاب افتادہ است
رفت رنگ آتشیں چوں شمع صبح از عارضش
همچو نبض موج اندر اضطراب افتادہ است
فیض بخشا ! زود تر پروانۂ بخشا ئیشے
کاتشے دردے چو شمع از التہاب افتادہ است
ورنه * خواهی دید ' یک دم دفتر افلاک را
از هجوم گریه اش یک سر خراب افتادہ است

نعمت خان عالی

اس زمانے کا مشہور شاعر تھا - ایک دفعہ اُس نے ایک مرصع کلغی جو دستار پر لگاتے تھے زیب النسا کی خدمت میں فروخت کے لئے پیش کی زیب النسا نے رکھہ لی لیکن جیسا کہ درباروں کا معمول ھے قیمت کے ملنے میں دیر ھوئی - نعمت خان نے یہ رباعی لھکر بھیجی -

اے بند گیت سعادت اختر من در خدمت تو عیان شدہ جوھر من
گر جیغہ خریدہ نیست پس کو زر من
ور نیست خریدنی - بزن بر سر من
اگر خریدنا ھے تو دام دلوائیے
اور نہ خریدنا ھوتو میرے سر ماریئے

بیگم نے پانچ ہزار روپے دلوائے اور کلغی واپس کردی * -

ملا سعید اشرف جو زیب النسا کا اُستاد تھا ' اور زیب النسا اسی سے نظم و نثر میں اصلاح لیتی تھی '

---

* یہ تمام اشعار تذکرۂ مجمع الغرائب میں اشرف سعید کے حالات میں نقل کئے ھیں ۱۳

* خزانہ عامرہ تذکرۂ نعمت خان عالی ۱۲

بڑے پایے کا شاعر تھا - تمام تذکروں میں اس کے حالات تفصیل سے لکھے ھیں بیگم اس کو بہت عزیز رکھتی تھی - ایک دفعہ اس نے ایک لونڈی ملا صاحب کے پاس بھیجی کہ اس کو خدمت میں رکھئے - کنیز ملا صاحب کے مذاق کے موافق نہ تھی ایک طول طویل قطعہ اس کی ھجو میں لکھہ کر بیگم کو بھیجا - آغاز کا شعر یہ تھا -

قدر دانشور شناسا نور چشم عالما
اے کہ ھرگز قدرت ھم‌چشمیت حورانہ داشت

مولوی غلام علی آزاد نے صرف یہی ایک شعر نقل کیا ھے اور لکھا ھے کہ اس میں "قاب قوسین او ادنی" کا قافیہ فحش موقعے پر استعمال کیا تھا لیکن یہ نہایت تعجب کی بات ھے - زیب النسا تو زاھدانہ مذاق رکھتی تھی - شاھی بیگمات کے دربار میں کسی قسم کی بے اعتدالی کی جرات نہیں ھوسکتی تھی - جہاں آرا بیگم (زیب النسا کی پھوپی) ایک دفعہ باغ کی سیر کو نکلی - ھر طرف پردہ گرا دیا گیا - میر صیدی طہرانی ایک مشہور شاعر تھا وہ کسی حجرے میں چھپ کر سواری کا تماشہ دیکھہ رھا تھا - بیگم کا ھاتھی پاس سے گذرا تو بے ساختہ صیدی نے یہ مطلع پڑھا -

برقع بہ رخ افگندہ برد ناز بہ باغش
تا نگہت گل بیختہ آید بہ دماغش
باغ میں برقع پہنکر اس لئے جاتی ھے
کہ پھول کی خوشبو چھنکر دماغ میں آئے

بیگم نے حکم دیا کہ شاعر کو کشاں کشاں سامنے لائیں - بیگم نے بار بار مطلع پڑھوا کر سنا اور پانچ ھزار روپے

دلوا دئے لیکن ساتھہ ھی حکم دیا کہ شہر سے نکال دیا * جائے (یعنے یہ گستاخی کیوں کی) اس واقعے سے اندازہ ھوسکتا ھے کہ بیگمات کے لئے کس قسم کے آداب مقرر تھے -

اخلاق و عادات

زیب النسا اگرچہ درویشانہ اور مصنفانہ مذاق رکھتی تھی تاھم شاھجہاں کی پوتی تھی اس لئے نفاست پسندی اور امارت کے سامان بھی لازمی تھے -

عنایت' للہ خاں جو امراے عالمگیری میں مقرب خاص تھا زیب النسا کا میر † خانساماں تھا - کشمیر میں جابجا خوشگوار اور خوش منظر چشمے ھیں اِن میں سے ایک چشمہ جس کا نام احول تھا زیب النسا کی جاگیر میں تھا زیب النسا نے اس کے متصل ایک نہایت پر تکلف باغ اور شاھانہ عمارتیں تیار کرائیں تھیں چنانچہ عالمگیر جب سنہ ۱۰۷۳ ھ میں کشمیر کے سفر کو گیا ھے تو اس مقام پر ایک دن قیام کیا اور زیب النسا نے قاعدے کے موافق نذر پیش کی اور روپے نچھاور کئے * -

سنہ ۱۰۹۰ ھجری میں ابرک کا ایک بڑا خیمہ تیار کرایا تھا جو تمام‌تر شیشہ معلوم ھوتا تھا - نعمت خاں عالی نے اس کی تعریف میں ایک چھوتی سی مثنوی لکھی جس کے چند اشعار حسب ذیل ھیں -

ازان خرگاہ طلمقش چشم بد دور
کہ شد از جلوہ اش نور علی نور

---

* خزانہ عامرہ ذکر صیدی طہرانی ۱۲ † مآثر الامرا جلد درم تذکرہ عنایت اللہ خاں صفحہ ۸۲۹ ‡ عالمگیر نامہ مطبوعہ کلکتہ ۱۲

* ماثر الامرا جلد اول صفحہ ۵۹۹ مآثر عالمگیری میں زیب النسا کے بجائے زینت النسا کا نام لکھا ھے لیکن یہ وھی لفظی اشتباہ ھے ۱۲

تعالی الله چه روشن بارگاهی
کدورت را دریں جا نیست راهی
ز نورش گشته خیره چشم کوکب
کمینه خانه زادش ماه نخشب
فروغش گر چنیں دار جہاں تاب
کسے شب را نخواهد دید در خواب
چو عاجز گشت نطقم از ثنایش
شدم جویائے تاریخ بنایش
پیے تاریخ آن گفتا زمانه
بروزنگ دلم آئینه خانه

بھائیوں سے نہایت محبت رکھتی تھی - سنه ۱۱۰۵ هجری میں جب اعظم شاه مرض استسقا میں سخت بیمار هوا تو زیب النسا نے اس کی تیمارداری اس محبت سے کی که تمام ایام مرض تک اس پرهیزی غذا کے سوا جو خود شهزاده کهاتا تها کوئی اور غذا نهیں کهائی محمد اکبر جس زمانے میں عالمگیر سے باغی هوکر راجپوتوں سے مل گیا هے اس زمانے میں بهی زیب النسا نے اس سے برادرانه راه و رسم اور خط و کتابت ترک نه کی جس کے صلے میں اس کی تنخواه اور جاگیر ضبط هوگئی -

" زیب النسا کے متعلق جهوٹے قصے "

زیب النسا کے متعلق متعدد جهوٹے قصے مشهور هوگئے هیں جن کو یورپین مصنفوں نے اور زیاده آب و رنگ دیا هے ان میں سے ایک یه هے که زیب النسا اور عاقل خاں سے عاشقی اور معشوقی کا تعلق تها اور زیب النسا اس کو چوری چهپے سے محل میں بلایا کرتی تهی ایک دن عالمگیر محل میں موجود تها اس کو پته لگا که عاقل خاں محل میں هے اور حمام کی دیگ

میں چھپا دیا گیا ہے - عالمگیر نے انجان بنکر اسی دیگ میں پانی گرم کرنے کا حکم دیا - عاقل خاں نے اخفائے راز کے لحاظ سے دم نہ مارا اور جل کر رہ گیا - مرنے کے وقت یہ مطلع کہا تھا -

بعد مردن ز جفای تو اگر یاد کنم
از کفن دست برون آرم و فریاد کنم

عاقل خاں کا مفصل تذکرہ ماثر الامرا میں موجود ہے اور چونکہ شاعر تھا تمام تذکروں میں اس کے حالات مذکور ہیں لیکن اس واقعے کا کہیں نام و نشان نہیں - جن کتابوں میں اس کا حال مل سکتا تھا اور جو مستند اور معتبر خیال کی جاتی ہیں حسب ذیل ہیں :-

عالمگیر نامہ - مآثر عالمگیری - مآثر الامرا - تذکرۂ سر خوش - خزانۂ عامرہ - سرد آزاد - ید بیضا - ان کتابوں میں ایک حرف بھی اس واقعے کے متعلق نہیں حالانکہ اس کی وفات کا تذکرہ سب نے لکھا ہے جو سنہ ۱۱۰۷ ہجری میں واقع ہوئی -

دوسرا واقعہ یہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ زیب النسا نے یہ مصرع کہا :-

از ہم نمی شود ز حلاوت جدا لبم

چاہتی تھی کہ مطلع ہو جائے لیکن دوسرا مصرع اس کی جوڑ کا موزوں نہیں ہوتا تھا - ناصر علی کے پاس مصرع لکھکر بھیجا - اس نے برجستہ کہا -

از ہم نمی شود ز حلاوت جدا لبم
شاید رسید بر لب زیب النسا لبم

لیکن جو شخص تیموریوں کے جاہ و جلال اور آداب و آئین سے واقف ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ بیچارے ناصر علی کو خواب میں بھی اس گستاخی کی جرات نہیں ہوسکتی تھی

تمام شد